(9)

# دُعاؤں پر خاص زور دو

فرمودہ یکم مارچ ۱۹۱۸ء

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائی :-

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرۃ : ۱۸۷)

اور فرمایا :-

مَیں نے پچھلے چار جمعوں میں اس امر کے متعلق کہ ایمان کے کامل کرنے کے لیے کن امور پر عمل کرنا ضروری ہے۔ بیان کیا تھا۔ اور ارادہ ظاہر کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بعض تفاصیل بیان کروں، لیکن ایک خاص ضرورت سے۔ اور اس وجہ سے بھی کہ وہ مضمون تفصیل چاہتا ہے۔ اور آج میرے حلق میں درد ہے، ایک اور امر کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اس موسم میں اکثر ہندوستان میں طاعون پھیلا کرتی ہے اور اب بھی جیسا کہ مختلف جگہوں کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ طاعون پھیل رہی ہے۔ پنجاب کی اموات بھی ترقی کر رہی ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پنجاب میں بھی زیادہ پھیلے گی۔ کیونکہ ہماری جماعت کے افراد ایک جگہ نہیں۔ بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں پر ایک ایک دو دو کر کے رہتے ہیں۔ لہٰذا طاعون جہاں بھی ہو۔ وہاں ہمارے آدمی بھی ضرور ہیں۔ پس ضرورت ہے کہ اس مرض سے بچنے کے لیے تمام جماعت دُعاؤں میں لگ جائے۔ قرآن شریف اور سنّت اللہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب کے آنے سے پہلے جو دُعائیں کی جائیں وہ قبول ہوا کرتی ہیں۔ اگر وہاں کے لوگ جہاں طاعون نہیں وہاں کے لوگوں کے لیے دعائیں کریں جہاں طاعون ہے تو اب جبکہ سخت حملہ نہیں ہوا۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ دُور ہو جائے گی۔ اور جہاں پڑ گئی ہے وہاں کے لوگوں کو تو بالخصوص دُعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔

موت تو ہر ایک انسان کو آنی ہے، لیکن چونکہ طاعون حضرت صاحب کی پیشگوئی کے ماتحت آئی

ہے۔ اس لیے اگر کوئی احمدی اس میں مبتلا ہوتا ہے تو لوگوں کو ابتلاء آتا ہے۔ کیونکہ یہ مرض غیروں کیلئے بطور عذاب کے ہے۔ اگرچہ اس میں ہمارے بعض آدمیوں کا مبتلا ہونا کوئی بات نہیں ہے۔ دیکھو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے وقت میں تلوار کفار کے لیے بطور عذاب کے تھی مگر اس تلوار کی جنگ میں صحابہؓ بھی مارے جاتے تھے۔ مگر ان کے لیے عذاب نہ تھی۔ کیونکہ اس وقت تلوار سے مرنا دشمنوں کے لیے تباہی تھا۔ صحابہؓ کے لیے تباہی نہیں تھی۔ کیونکہ صحابہؓ مرنے سے کم نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ بڑھتے تھے اور دشمن مرتے تھے اور کم ہوتے چلے جاتے تھے۔

پس جس مرنے سے کوئی قوم بڑھ جاتے۔ وہ اس کیلئے عذاب نہیں ہو سکتا۔ پھر بھی جو ناواقف لوگ ہوتے ہیں۔ وہ ابتلاء میں پڑ جاتے ہیں۔ کہ جب یہ مرض بطور عذاب کے ہے تو احمدی کیوں مبتلا ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو ابتلاء سے بچانے کے لیے دعاؤں کی ضرورت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو محفوظ رکھے۔

مختلف ذریعوں سے معلوم ہوا ہے کہ طاعون کا حملہ سخت ہے۔ قادیان کے چاروں طرف طاعون ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے لیے بھی اور دوسرے بھائیوں کے لیے بھی دعائیں کریں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب ایک شخص دوسرے کے حق میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور دعا کرنے والے کے کام بھی درست کرتا ہے[1] خدا تعالیٰ فرماتا ہے جب ایک شخص مخلوق ہو کر دوسرے کے لیے اس قدر کوشش کرتا ہے تو میں تو خالق ہوں۔ میں کیوں نہ اس پر فضل کروں پس ایک دوسرے کے لیے دعائیں کرنے سے دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔

طاعون خدا کا ایک عذاب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود کی تائید کے لیے بھیجی گئی ہے۔ اگر ہماری جماعت کی رفتارِ ترقی کو دیکھا جائے تو ثابت ہوگا کہ ساٹھ ستر فیصدی آدمی طاعون کی وجہ سے سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں۔ مجھ کو یاد ہے کہ طاعون کے دنوں میں پان پان سو ہزار ہزار آدمی کی بیعت کے خطوط حضرت صاحب کے پاس روزانہ آتے تھے۔ تو چونکہ یہ احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے اور جب تک جماعت کی حفاظت نشان کے طور پر نہ ہو۔ یہ نشان کامل تجلی کے ساتھ ظاہر نہیں ہو سکتا اس لیے دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ امتیازی طور پر ہماری جماعت کو اس مرض سے بچائے۔

دوسرے ہمیں اس سے ایک اور فائدہ بھی اٹھانا چاہیئے۔ خدا کا وعدہ ہے کہ وَ اِذَا سَاَلَكَ

---

[1] صحیح مسلم بحوالہ مشکوٰۃ کتاب المصابیح کتاب الدعوات الفصل الاول۔

عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ....الخ کہ جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو کہہ دو کہ میں قریب ہوں۔ کیونکہ میں دُعا مانگنے والوں کی دُعا قبول کرتا ہوں۔ اس کے خزانہ میں دُعا کرنے سے کمی نہیں آجاتی۔ بلکہ انسان ہی دُعائیں کرتے کرتے تھک جاتا ہے۔

پس جماعت کے لوگوں کو دُعاؤں کے ساتھ ہی اس نشان پر زور دینا چاہیئے۔ تاکہ احمدیت خوب پھیلے۔ جانتے ہو کہ اگر گرم لوہے پر چوٹ مارو۔ تو اس کو جس شکل پر چاہو ڈھال لو، لیکن ٹھنڈے لوہے پر کچھ اثر نہیں ہوا کرتا۔ ان دنوں چونکہ دل پگھلے ہوتے ہیں۔ اس لیے احمدیت کے سانچے میں ڈھل جائیں گے۔ طاعون بھی خدا کی طرف سے ایک بھٹی بنائی گئی ہے جس میں دل پگھلائے جاتے ہیں۔ پس تم صداقت کے قالبوں میں ان کو ڈھال لو۔ یہ دن تبلیغ کے دن ہیں۔ دونوں باتوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اس سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔"

(الفضل ۹ر مارچ ۱۹۱۸ء)